ہے۔ ظاہر ہے کہ ہم میں سے جن کو اس مسئلہ سے گہری دل چسپی ہے، ان کو پہلے خود شناسی حاصل کرنی پڑے گی اور اسی کے ذریعے سے سوسائٹی میں ایک عظیم تبدیلی پیدا کرنی ہوگی۔ یہ براہِ راست ہماری ذمہ داری ہوگی کہ تعلیم کے متعلق ہم ایک نیا زاویۂ خیال پیدا کریں۔ اگر ہمیں اپنے بچوں سے واقعی محبت ہے تو کیا ہم جنگ کو ختم کرنے کی کوئی راہ نہیں نکالیں گے لیکن اگر ہم محبت کا زبانی استعمال بلا دلی صداقت کے کرتے رہیں گے، تو انسانی مصائب کا سارا پیچیدہ مسئلہ بدستور قائم رہے گا۔ اس مسئلہ کا حل بھی ہمیں پر منحصر ہے۔ ہم پر یہ لازم ہے کہ جو ہمارے خیالات اپنے ہم جنسوں کے ساتھ نیز قدرتِ موجوداتِ عالم یا تصوّرات کے ساتھ رہتے ہیں، اُن کی نوعیت کو سمجھیں، کیونکہ اس کے بغیر نہ تو کوئی امید ہو سکتی ہے، نہ اذیت اور رنج و محن سے چھٹکارا پانے کی کوئی راہ نکل سکتی ہے۔ بچہ کی داشت و پرداخت کے لیے ضروری ہے کہ اس کی بڑی دیکھ بھال نہایت غور و فکر اور دانشمندی سے کی جائے۔ والدین کی محبت کا بدل ماہرین فن ہونے اور اُن کی علمیت سے نہیں مل سکتا۔ لیکن بیشتر والدین محبت کو اپنے ڈر اور ہوس سے آلودہ کر دیتے ہیں جس سے بچوں کا نظریۂ حیات محدود اور دائرہ خیال تنگ ہو جاتا ہے۔ دراصل ہم میں سے بہت کم اصلی محبت سے سروکار رکھتے ہیں، زیادہ تر تو محض دکھاوے کی محبت برتتے ہیں۔

موجودہ تعلیمی اور معاشرتی نظام میں، انسان کو حصولِ

آزادی اور شخصیت کے تکملہ میں مدد نہیں ملتی۔ اگر والدین اس معاملے میں سرگرم اور مستعد ہوں اور واقعی یہ چاہتے ہوں کہ بچوں کی شخصیت مکمل طور پر نشوونما پا سکے تو انھیں گھر کے اثرات میں تبدیلی شروع کرنی ہوگی، اور ایسے اسکول قائم کرنے ہوں گے جہاں صحیح قسم کے معلم تعلیم دیں۔ گھر اور اسکول کے اثرات کسی طرح متضاد نہیں ہونے چاہئیں۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ والدین اور اساتذہ خود اپنے کو نئے سرے سے تعلیم دیں۔ ہر انسان کی نجی زندگی میں اور جماعت کے ایک رکن کی حیثیت سے اکثر جو تضاد اور فرق پایا جاتا ہے، اس سے خود انسان کے دل میں، اور نیز اس کے بیرونی تعلقات میں کاوش اور کشمکش کا لامنتہا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اس خلش کو غلط قسم کی تعلیم سے تقویت پہنچتی ہے اور ثبات ملتا ہے۔ علاوہ بریں گورنمنٹ اور مذہبی ادارے اپنے متضاد اصولوں سے اس انتشار میں اور بھی اضافہ کر دیتے ہیں، چنانچہ بچوں کی باطنی کیفیت اور زندگی شروع ہی سے منتشر رہنے لگتی ہے جس کا نتیجہ شخصی اور سماجی بربادی کی شکل میں نمودار ہوتا ہے جن کو اپنے بچوں سے محبت ہے اور جو اس مسئلہ کو حل کرنے کی اشد ضرورت سمجھتے ہیں۔ وہ ضرور اپنا دل و دماغ اس معاملہ میں پوری توجہ سے لگائیں گے۔ ایسے لوگوں کی تعداد کتنی ہی مختصر کیوں نہ ہو، پھر بھی صحیح قسم کی تعلیم اور دانشمندانہ خانگی اثرات کے ذریعے سے مکمل شخصیت کے انسان